بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ — فون نمبر ۳۵۱

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۸ شعبان ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۴ وفا ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۴ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۶۷

بحرِ حکمت کے موتی، جوامعُ الکلم، جواہرُ الکلام

صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب

تجلّیٔ قلب سے مُراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۰ (البقرہ: ۱۸۴)

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزہ کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فِیْ اٰخِرِہٖ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ۔ (بخاری)

ترجمہ:- (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) روزہ دار کو دو فرحتیں حاصل ہوتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو افطار کے وقت خوش ہوتا ہے۔ دوسری جب اپنے پروردگار سے ملے گا تو روزے سے خوش ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّیٔ قلب کرتا ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّیٔ قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور رُوح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۰)

"وہ شخص جس کا دل اِس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور مَیں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اِس دُنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہلِ دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلّفات شامل کرکے اِن مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل اسلام آباد سے ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت قدرے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

نظارت اصلاح و ارشاد مقامی کا اعلان

ماہ رمضان المبارک عنقریب شروع ہو رہا ہے اس لئے تمام مربیان اور معلمین اصلاح و ارشاد مقامی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے سینٹر میں قیام کرکے ماہِ رمضان میں نماز تراویح اور درس کے علاوہ مقامی جماعت کی تربیت و اصلاح کا کام سرانجام دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی۔ ربوہ)

ولادت

میری بھتیجی سیدہ عطیّہ یاسمین سلمہا (اہلیہ عزیزم بشیر الدین سلمہٗ) کو ۱۴ رجون ۱۹۷۹ء کو جرمنی میں اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ محترم ڈاکٹر لعل دین صاحب آف سیالکوٹ کی پوتی، برادرم سید مبشرات احمد صاحب کی نواسی اور ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کی پڑنواسی ہے۔ بچی کا نام سعدیہ رکھا گیا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو اسم بامسمّٰی، نیک، دین کی خادمہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(سید نعیم سعید۔ راولپنڈی)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
اَیَّدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں بہرحال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔"

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْاَخْبَارُ وَالْآرَاءُ

- مساجد میں خشوع و خضوع کی بجائے شور
- مرشدانِ خود بیں کی لن ترانیاں
- عیسائیوں اور یہودیوں کی نقّالی
- نئی نسل کی بے راہ روی اور مادر پدر آزادی

عبادت میں ملاوٹ کا کاروبار

روزنامہ "نوائے وقت" میں "سرِ راہے" کے کالم نویس نے خوراک میں کھلے عام ملاوٹ کی مذمّت کرتے ہوئے اِس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ صرف خوراک میں ہی نہیں اب تو اہم اور مقدس چیزوں میں بھی ملاوٹ ہونے لگی ہے۔ چنانچہ وہ ملاوٹ کا کاروبار کرنے والوں کو توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ملاوٹ کرنے والے سوچیں کہ صرف خوراک ہی میں ملاوٹ ان کے تنورِ شکم کی آگ نہیں بھڑکاتی بلکہ خوراک سے بھی اہم اور مقدس چیزیں اب ان کی دسترس سے باہر نہیں رہیں۔"

اِس کی مثال دیتے ہوئے اخبار مذکور کے کالم نویس مزید رقمطراز ہیں:۔

"عبادت سے زیادہ پاکیزہ عمل اور کون سا ہے؟ لیکن مساجد جو ابتدائے اسلام سے کل تک خشوع و خضوع اور تضرع و زاری کے لئے خاص تھیں ان کا یہ حال ہے کہ اب رمضان المبارک کے مہینے میں کسی مسجد میں اعتکاف کا بھی امکان باقی نہیں رہا۔ سکون اور خاموشی کی جگہ لاؤڈ سپیکر گونجتے رہتے ہیں اور عبادت میں اِس ملاوٹ پر کسی عابد و زاہد یا کسی عالم و فاضل شخصیت نے آج تک توجہ نہیں دی۔ مساجد میں گلے بازی کا رواج اتنا زور پکڑتا جا رہا ہے کہ اب سماع کا مسئلہ بھی کسی بحث کا محتاج نہیں رہا۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" ۱۸ جولائی ۱۹۷۹ء صہ ۳ کالم بعنوان "سرِ راہے")

"عبادت میں ملاوٹ" کا یہ کاروبار شہروں میں ہی نہیں دیہات اور قصبات میں بھی زور شور سے جاری ہے۔ ملاوٹ کا کاروبار کرنے والوں اور دوسروں کی عبادت میں مخل ہونے والوں میں سے کوئی کوئی تو اِس درجہ بیباک بھی ہوتا ہے کہ وہ مسجد کے اِردگرد اور دور دور تک رہنے والوں کے مذہبی جذبات سے کھیلنے اور دل آزاری کا طریق اختیار کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ نہ صرف یہ کہ عبادت میں ملاوٹ کا کاروبار کرنے والے ایسے لوگوں کو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہے بلکہ ایسی ناگوار صورتِ حال کے ازالہ کے لئے مقامی لحاظ سے اُن لوگوں کے کان پر بھی جُوں تک نہیں رینگتی جنہیں فرائضِ منصبی کے طور پر اس کا سدِّباب کرنا چاہیئے۔ خود ان کی آنکھوں کے سامنے ملاوٹ کا یہ کاروبار کھلے بندوں پنپتا ہے۔

ستم ظریفی اور مزے کی بات

جناب عتیق الرحمٰن صدیقی اپنے ایک مضمون بعنوان ـــ "اب کسے رہنما کرے کوئی" ـــ میں ایک "ستم ظریفی" اور ایک "مزے کی بات" کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"ستم ظریفی ملاحظہ کیجئے کہ دین حق کے داعی جو اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو کا وعظ کرتے ہوئے نہیں تھکتے۔ بھتے آپس میں دست و گریباں ہو رہے ہیں۔ الزامات و اتہامات کی ناؤ ہے کہ ڈوبنے کو نہیں آتی۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ مستقبل سے بے پرواہ اِس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ان کی ترنم ریزیاں انکی سطوت و شوکت میں اضافے کا موجب بن رہی ہیں۔ اکبر الہ آبادی نے ایسی ہی صورتِ حال پر یوں تبصرہ فرمایا ؎

کٹی رگِ اتحادِ ملّت، رواں ہوئیں خونِ دل کی موجیں
ہم اس کو سمجھے ہیں آبِ صافی، نہا رہے ہیں نکھر رہے ہیں

اگر مرشدانِ خود بیں کی لن ترانیوں اور گل افشانیوں کا یہی عالم رہا تو نہ معلوم اِس کا کتنا بھیانک انجام ہوگا۔ یہ کتنے دُکھ کی بات ہے کہ داخلی انتشار کے نتائج دیکھ لینے کے بعد بھی ہم کسی مثبت رویّے کا اظہار نہیں کر سکے۔ حالات اِس امر کے متقاضی ہیں کہ ہم ہوش کے ناخن لیں اور ایسا طرزِ عمل اختیار کریں جو ہماری سلامتی کا ضامن ہو۔"

(نوائے وقت ۱۲ جولائی ۱۹۷۹ء صہ)

خدا کے بندوں کے تو یہ لچھن نہیں ہوتے۔ ان کا عمل تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کے عین مطابق ہوتا ہے وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَقَاطَعُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا (بخاری) یعنی بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

مسلمان مرد کی تعریف

خالدہ رفعت صاحبہ کراچی نے اپنے ایک مضمون (جس کا عنوان ہے "کیا یہی مسلمان مرد کی تعریف ہے") میں عورتوں کی فیشن پرستی اور بے راہ روی پر طعن کرنے والوں کو جھنجھوڑ کر ان کے خوب لتّے لئے ہیں اور اِس دور کے مردوں کا خاکہ پیش کر کے زبانِ طعن دراز کرنے والوں سے پوچھا ہے کہ کیا یہی مسلمان مرد کی تعریف ہے؟ ذرا محترمہ کے الفاظ میں مردوں کا خاکہ ملاحظہ فرمائیے وہ تحریر فرماتی ہیں:۔

"کوئی بات مسلمانوں جیسی رہی ہی کب ہے! کبھی فیشن میں آئے تو زلفیں بڑھا لیں، کبھی گلے میں لاکٹ اور ہاتھوں میں کڑے ڈال لئے، اب فیشن چلا تو یہودیوں کی مانند مونچھیں بڑھا ڈالیں، چہرے پر میک اپ کر لیا، عطریات میں کپڑے بسا لئے اور نکل کھڑے ہوئے گھر سے ـــ یہ ہیں ہمارے مسلمان بھائی۔ کیا یہی مسلمان مرد کی تعریف ہے؟

کیا توقع رکھیں ہم اپنے بھائیوں سے! جو خود ہی بے راہ روی کی طرف بڑھ رہے ہوں وہ ہمیں کیا کہہ سکتے ہیں؟ ہماری رہنمائی کس طرح کر سکتے ہیں؟ کاش یہ سوچتے کہ یہ کس کے ماننے والے ہیں، ان کے فرائض اور ذمّہ داریاں کیا ہیں۔ یہی نہیں کہ خود جامے کے اندر رہیں بلکہ یہ (ذمّہ داریاں بھی ہیں ان کی) کہ اپنی بہنوں، بیویوں اور بیٹیوں کو بھی پورا جامہ فراہم کریں، انہیں دخترِ اسلام بنائیں دخترِ مغرب نہیں کہ جہاں عورت کا کوئی مقام نہیں ہے، کوئی عزّت نہیں ہے۔

اب بھی وقت ہے کہ ہمارے ملک کے مرد حضرات چاہیں تو سنبھل سکتے ہیں اور ملک سے اِس بے حیائی و عریانی کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اگر اب بھی کچھ نہ کیا تو پھر ـــ پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔"

(نوائے وقت ۱۲ جولائی ۱۹۷۹ء صہ)

مردوں کو ملنے والے عورتوں کے طعنوں اور عورتوں کو ملنے والے (باقی صہ پر)

ازمنۂ سابقہ میں اذان ہر قسم کے زوائد سے خالی ہوتی تھی

بریلوی عالم پیر جماعت علی شاہ علی پوری کا فتویٰ

جماعتِ اہلِ حدیث کے ترجمان ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور نے چند ماہ قبل مشہور بریلوی عالم پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کا حسبِ ذیل فتویٰ شائع کیا تھا:۔

"اذان سے قبل اعوذ کا پڑھنا مشروع نہیں ہے۔ اِس کا حکم قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ مخصوص ہے یعنی جب قرآن شریف پڑھنا چاہو تو اعوذ پڑھ لو۔ اِس کے سوا کسی چیز سے پہلے پڑھنے کا حکم نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہر نیک کام کے اوّل پڑھنا باعثِ برکت ہے لیکن اونچی آواز سے اور مزید برآں لاؤڈ سپیکر میں پڑھنا فضول ہے۔ آہستہ سے پڑھنا کافی ہے۔ قرونِ اولیٰ میں بلکہ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے قبل کہیں بھی اذان کو اونچی آواز سے بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا معہود نہیں ہے۔

ایسے ہی اُونچی آواز سے بالالتزام صلوٰۃ و سلام اذان سے قبل پڑھنا اور اسکو عادت بنانا بھی مشروع نہیں ہے۔

دراصل یہ زوائد وہابیوں، دیوبندیوں کی ضد سے یا نعت خواں قسم کے موذنین نے پیدا کئے ہیں۔ ازمنۂ سابقہ میں، سب قارئین جانتے ہیں کہ، اذان ان زوائد سے خالی ہوتی تھی۔"

(بحوالہ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۷۹ء صہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی سال کے موسم بہار

رمضان المبارک کی برکات

مکرم حمید علی صاحب ظفر مربی سلسلہ مقیم لاہور

ماہ رمضان قمری مہینوں میں نواں مہینہ ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ مہینہ خدا تعالیٰ کی خاص رحمتوں۔ فضلوں اور برکتوں کے نزول کا مہینہ ہے۔ ایک طرف تو یہ انسان کے دل میں محبت الٰہی پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری طرف مخلوق خدا کی ہمدردی اور اس سے حسن سلوک کا سبق سکھاتا ہے۔ رمضان المبارک کی بہت سی برکات ہیں جن میں سے چند ایک کا میں اپنے مضمون میں ذکر کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

(۱) روزے

روزہ خود بہت بڑی برکت ہے۔ کیونکہ روزے نفس کو پاک کرنے مشقت کا عادی بنانے، غریبوں کی غربت کا احساس پیدا کرنے۔ مومنوں میں قربانی کی روح پیدا کرنے، نفس انسانی کو گناہوں اور برائیوں سے بچانے کے علاوہ رؤیا و کشوف کا دروازہ بھی کھولنے کا ذریعہ ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۵۶)

روزہ ایک روحانی عبادت ہے جس سے روح میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ انسان کے اخلاق میں بہتری اس کے خیالات میں جلا اور اس کی قلبی کیفیات میں نور پیدا ہوتا ہے۔ ایسا انسان نیکی سے رغبت اور بدی سے پرہیز کرتا ہے۔ کیونکہ جب وہ خدا تعالیٰ کی خاطر حلال چیزوں کو ترک کر دیتا ہے۔ تو پھر اس کے لئے حرام چیزوں کو چھوڑنا آسان ہو جاتا ہے۔

روزہ رکھنے سے ایک رنگ میں خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کھانے پینے سے کلی طور پر منزّہ ہے۔ لیکن انسان چونکہ کلی طور پر کھانا پینا ترک نہیں کر سکتا اس لئے روزہ سے وہ ایک رنگ میں ملائکہ سے مشابہ ہوتا ہے جو مادی غذاؤں سے پاک ہیں۔ اور ایک رنگ میں خدا تعالیٰ سے جو کھانے پینے سے کلی پاک ہے۔ اس طرح روزہ رکھنے والا اپنے اندر اخلاق الٰہیہ پیدا کر کے تخلقوا باخلاق اللہ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔

روزہ انسان کی اپنی نجات کا موجب بھی ہے۔ ایک تو روزہ دار خدا تعالیٰ کا حکم ماننے کی وجہ سے اس کے فضلوں کا وارث بنتا ہے۔ دوسرے روزے کے نتیجہ میں انسان نیکی سے رغبت اور بدی سے پرہیز کرتا ہے۔ اور بالآخر جب قیامت کے دن اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ تو وہ نجات پا جائے گا۔ اور اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(بخاری جلد اول کتاب الصوم)

یعنی جو شخص ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

روزوں کے ذریعہ سے انسان تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتا ہے اور تقویٰ ہر ایک نیکی کی جڑ ہے۔ اور یہ وہ جڑھ ہے جس سے عمل صالح کا درخت پیدا ہوتا ہے۔ اور جب تک یہ جڑھ قائم ہے انسان کے لئے خدا کے فضل سے کوئی خطرہ نہیں۔ تقویٰ انسان میں بدی سے بچنے کی قوت اور نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے رغبت پیدا کرتا ہے۔ تقویٰ اللہ ایسا وصف انسان میں روزے رکھنے سے بدرجہ اولیٰ پیدا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں روزے رکھنے کا ارشاد ہے۔ وہاں ان کی یہی حکمت اور فلاسفی بیان کی گئی ہے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۴)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

(۲) دعاؤں کی خصوصی قبولیت

ماہ رمضان کی ایک برکت یہ ہے کہ اس مہینہ میں خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت کے آسمانی دروازے کھلتے ہیں۔ کشوف والہام اور رؤیا ئے صادقہ کا سلسلہ قائم ہو جاتا ہے۔ رمضان سے انسان کی روحانی تربیت مکمل ہوتی ہے۔ جس سے اس کی روحانی بصیرت تیز ہوتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے فیوض جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جن کو وہ رمضان کے بغیر نہیں کر سکتا تھا۔

رمضان ہی کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ۔

(البقرہ ۱۸۷)

یعنی اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تُو جواب دے کہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں۔ اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

مذکورہ بالا آیت میں سَأَلَكَ کا مطلب سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ

"جب میرا بندہ رمضان کے متعلق سوال کرتا ہے کہ روزے سے خدا کی رضا کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ تو اس کا جواب یہ دے کہ روزے سے انسان خدا کے قریب ہو جاتا ہے۔ جس کی ظاہری صورت یہ ہے کہ روزہ دار کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ نہیں فرمایا۔ بلکہ صرف الدَّاعِ فرمایا جس کے معنے ہیں کہ ہر پکارنے والے کی نہیں بلکہ روزہ دار پکارنے والے کی دعا سنی جاتی ہے۔"

(الفضل ۷ فروری ۱۹۳۶ء)

(۳) نزول قرآن

رمضان المبارک وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ ایک روایت کے مطابق ۲۴ رمضان المبارک کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی۔ صرف یہی نہیں کہ رمضان میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ بلکہ ہر رمضان میں جبرائیل علیہ السلام جتنا قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا اسے دہراتے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے آخری سال تو دو مرتبہ قرآن شریف کا آپ کے ساتھ دور کیا گیا

قرآن مجید کے اس ماہ میں نزول کے بارہ میں بنیادی آیت قرآن مجید میں یوں مذکور ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشانات بھی ہیں۔

—— (۴) ——

شیطانی طاقتوں کا کمزور ہونا

رمضان المبارک کی ایک برکت یہ بھی ہے کہ اس مہینے میں شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے اور اس طرح انسان بدیوں اور گناہوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کا نیک اور پاک بندہ بن جاتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک حدیث میں فرمایا ہے۔ کہ جب وقت ماہِ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے۔ تو شیطان اور سرکش جن جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کا کوئی دروازہ بھی کھولا نہیں جاتا جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کا کوئی دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا۔

(ترمذی ابواب الصوم)

—— (۵) ——

اعتکاف

رمضان المبارک کی ایک برکت یہ ہے کہ اس مہینہ کے آخری عشرہ میں انسان دنیا و ما فیہا سے دور، کلی طور پر عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی کے لئے مسجد میں ڈیرہ لگا لیتا ہے۔ انقطاع الی اللہ کا بہترین موقعہ انہی ایام میں میسر آتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی رمضان کے آخری دس ایام میں مسجد میں اعتکاف کرتے تھے۔

(ترمذی جلد اول)

—— (۶) ——

لیلۃ القدر

رمضان المبارک کی ایک عظیم الشان برکت و فضیلت یہ بھی ہے کہ اس کے آخری دس ایام کی طاق راتوں میں ایک ایسی رات بھی ہے جسے لیلۃ القدر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس رات کے فضائل و برکات اتنے عظیم الشان ہیں کہ ان کو بیان کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ خداوند کریم فرماتا ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

(سورۃ القدر)

یہ رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ ہر قسم کے فرشتے اور خاص طور پر کلام الٰہی لانے والے فرشتے اپنے رب کے حکم سے اس رات میں نازل ہوتے ہیں اور ان کے اترنے کے بعد تو سلامتی ہی سلامتی ہے اور یہ حال صبح کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

—— (۷) ——

رحمت، مغفرت اور دوزخ سے بچنے کا عظیم الشان مہینہ

رمضان المبارک کے ایام میں انسان کو تمام عبادات بجا لانے کا موقعہ ملتا ہے۔ فرض نماز کے علاوہ تراویح، تہجد اور نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ روزے تو مسلسل ایک ماہ تک رکھنے کا حکم ہے۔ جہاں تک حج کا تعلق ہے۔ اس میں ایک قسم کا انقطاع الی اللہ ہوتا ہے۔۔ وہ اعتکاف کے ذریعہ ادا ہوتا ہے۔ اور فریضہ زکوٰۃ تو بدرجہ اولیٰ اس مہینہ میں ادا کیا جاتا ہے۔

الغرض یہ خیر و برکت اور روحانیت کا مہینہ ہے۔ جسے اسلامی سال کا موسم بہار بھی کہا جا سکتا ہے۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا اول باعث رحمت ہے۔ جس کا درمیان موجب مغفرت اور جس کا آخر دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

پیاری ہمشیرہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ کی یادیں

مکرم چوہدری محمد عبد الرشید صاحب لنڈن

مورخہ ۲۱ جون بروز جمعرات ہماری پیاری ہمشیرہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرمی چوہدری عبد الشکور صاحب پروپرائٹر ریڈیو الیکٹرک سنٹر صدر بازار ملتان چھاؤنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہمیں چھوڑ کر اپنے پیدا کرنے والے خالق و مالک حقیقی کے پاس چلی گئیں۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کی میت اسی روز ملتان سے ربوہ لائی گئی اور مرحومہ کے ماموں جان مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلہ دار البرکات ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔ ان کی تدفین قبرستان نمبر ۱ میں عمل میں آئی۔

۲۔ گزشتہ سال مرحومہ باجی مسعودہ صاحبہ کافی بیمار رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں کے طفیل اور بعد میں حضور ہی کی عنایت کردہ خاص دوائیوں کے طفیل خدا تعالیٰ نے ان کو کافی حد تک شفا دے دی تھی۔ اس وقت مرحومہ پیاری ہمشیرہ صاحبہ کی اچانک وفات سے گو ہمارے دل بُری طرح مجروح ہیں۔ اور غم میں ہم ڈوبے ہوئے ہیں۔ لیکن كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ایک اٹل خدائی قانون ہے۔ پھر خدا

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلٰلِ وَالْإِكْرَامِ

وہ پاک ہستی ایسی ہے جس کو ہر طاقت اور قوت حاصل ہے۔ وہ قادر مطلق ہستی فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ہے۔ جو چاہتی ہے اسی کے اختیار میں ہے۔ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں ہے۔ سب سہاروں سے بڑھ کر طاقتور سہارا اسی پاک ذات کا ہے۔ ان چیزوں کو سامنے رکھ کر ہم سب ہر گھڑی راضی برضا ہیں۔

۳۔ مرحومہ کی عمر وفات کے وقت ۵۷ سال کی تھی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ مرحومہ نہایت پیار کرنے والی خوش اخلاق خوش مزاج ملنسار اور صوم و صلوٰۃ کی پابند نیک خاتون تھیں۔ ہر وقت مسکراتے ہوئے چہرہ سے بات کرتی تھیں گزشتہ سال اپنی شدید بیماری کے باوجود کبھی منہ سے ناشکری کا کلمہ نہ نکالا تھا۔ ہر حالت میں راضی برضا رہنا اپنے والدین کرام سے ورثہ میں لیا تھا۔ قیام پاکستان سے پہلے لکھنؤ میں اپنے میاں کے ساتھ رہتی تھیں۔ جہاں ان کا بڑا اعلیٰ ریڈیو وغیرہ کا کاروبار تھا۔ جب اگست ۱۹۴۷ء میں لٹ پٹ کر پاکستان آئیں تو بھی ہر حال میں راضی برضا رہیں۔ اور کبھی مالی نقصان کے بارے میں ذکر نہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کو صبر کی وجہ سے بہت کچھ دیا۔ اور بڑی جلدی ملتان میں کاروبار قائم کر لیا۔ ہر لحاظ سے بڑی کامیاب زندگی گزاری۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا انجام بخیر فرمایا۔ اپنے پیچھے بھرا ہوا گھر چھوڑا۔ الحمد للہ

۴۔ گزشتہ سال میں پاکستان ان سے ملنے گیا۔ ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ بار بار پوچھتی کیا کھاؤ گے۔ میرے بچوں کو بڑا پیار کرتیں اور دعائیں دیتیں۔ جب میں پاکستان سے واپس لنڈن آنے لگا۔ تو مل کر رو پڑیں۔۔ کہنے لگیں خدا جانے پھر کہاں ملاقات ہوتی ہے۔ میں نے بہت تسلی دی۔۔۔۔ پھر ہنس کر فرمایا اچھا خدا حافظ ہو اپنی باجی کو خط لکھتے رہنا۔ وہ مسکراتا ہوا چہرہ یاد آ کر پیاری بہن کی یاد کو ستاتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنی جناب سے ہم سب کا حامی و ناصر ہو آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔"

(البدر ۱۶ نومبر ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشقِ قرآن کی بازی عورتیں جیت گئیں

فضل عمر درس القرآن کلاس ـــ (قسط آخر)

تعلیم القرآن کلاس ۱۹۶۴ء سے جاری ہے۔ پہلی کلاس میں حاضرین کی تعداد صرف ۷۲ تھی اور اس میں خواتین کو شریک نہیں کیا گیا تھا۔ ۱۹۶۵ء میں خواتین پہلی دفعہ شریک ہوئیں ان کی تعداد ۳۴ تھی جبکہ مردوں کی تعداد ۱۱۶ تھی۔ چوتھی کلاس میں بھی ان کی تعداد مردوں سے کم رہی مگر پانچویں کلاس ۱۹۶۸ء میں عورتوں نے پہلی مرتبہ عشقِ قرآن کی اس دوڑ میں مردوں پر برتری حاصل کی اور وہ دن اور آج کا دن درس القرآن کلاس میں عورتوں کی تعداد ہمیشہ ہی مردوں سے زیادہ رہی ہے۔

۱۹۷۴ء میں غیر معمولی حالات کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے تحت رونما ہوئے یہ کلاس منعقد نہ ہو سکی۔ چنانچہ ان نامساعد حالات میں مضمر خیر کا ایک پہلو اس طرح بھی آشکار ہوا کہ اگلے سال ۱۹۷۵ء میں جب یہ کلاس منعقد ہوئی تو طلباء کی تعداد یکایک دگنی سے بھی کہیں زیادہ ہو گئی۔ ۱۹۷۳ء میں کلاس میں ۴۶۷ مرد و زن شامل تھے اور ۱۹۷۵ء میں ۱۰۸۴ طلباء و طالبات شامل ہوئے اور یہ تعداد ۱۹۷۴ء کے بعد سے ماشاء اللہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

سال	تعداد طلبہ	تعداد طالبات	کل تعداد کلاس
۱۹۶۴ء	۷۲	—	۷۲
۱۹۶۵	۱۱۶	۳۴	۱۵۰
۱۹۶۶	۶۵	۴۰	۱۰۵
۱۹۶۷	۲۹۲	۱۹۲	۴۸۲
۱۹۶۸	۲۲۲	۲۵۱	۴۷۳
۱۹۶۹	۱۲۷	۱۶۴	۲۹۱
۱۹۷۰	۱۴۵	۲۸۶	۴۳۱
۱۹۷۱	۲۹۵	۳۸۸	۶۸۳
۱۹۷۲	۱۲۲	۳۵۹	۴۸۱
۱۹۷۳	۱۸۲	۲۸۵	۴۶۷
۱۹۷۴	ملکی حالات کی وجہ سے کلاس منعقد نہیں ہوئی۔		
۱۹۷۵	۴۶۸	۶۱۶	۱۰۸۴
۱۹۷۶	۴۲۴	۶۵۴	۱۰۷۸
۱۹۷۷	۵۲۴	۵۸۷	۱۱۱۱
۱۹۷۸	۵۲۵	۸۳۰	۱۳۵۵
۱۹۷۹	۶۳۵	۸۷۳	۱۵۰۸

طالبات فضل عمر درس القرآن کلاس کے شب و روز

(محترمہ وسیمہ صاحبہ بنت کیپٹن شیخ نواب دین صاحب انچارج دفتر مہمانخانہ مستورات)

حسب سابق فضل عمر درس القرآن کلاس ۱۹۷۹ء کی طالبات کے قیام و طعام کے جملہ انتظامات حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر نگرانی مہمان خانہ مستورات میں کئے گئے ہیں جس کی منتظمہ مکرمہ نعیمہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم حمید اللہ خان صاحب مبلغ سیرالیون ہیں۔ ان کی نائبات وسیمہ بنت کیپٹن نواب دین صاحب، سعیدہ ناصرہ بنت چوہدری قطب دین صاحب اور شاہدہ بشریٰ بنت مولانا دوست محمد صاحب شاہد ہیں۔ قیامگاہ میں طالبات کی سہولت کا ہر ممکن خیال رکھا جاتا ہے تاکہ طالبات اس مختصر عرصے میں اپنا زیادہ سے زیادہ وقت علمی اور دینی باتوں کے سیکھنے میں صرف کریں۔ اس سال طالبات کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۸۷۰ رہی۔ شعبہ طعام کی انچارج مکرمہ سلیمہ باجوہ دارالصدر شرقی اور مکرمہ رفیعہ صاحبہ آف فیصل آباد ہیں۔ تینوں وقت کھانا دارالضیافت سے آتا ہے اور ان کی نگرانی میں بطریق احسن کمروں میں تقسیم ہوتا ہے۔ کمروں کی نگران اپنی تمام طالبات کو کھانا کھلانے کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ بیمار طالبات کے لئے پرہیزی کھانا منگوایا جاتا ہے۔ کھانے کی سپلائی اور اس سے متعلق ہر قسم کی ضروریات کے لئے دارالضیافت کا تمام عملہ ہمہ تن مصروف رہتا ہے اور کسی قسم کی کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ قیامگاہ میں طالبات نماز ظہر و عصر کے علاوہ تمام نمازیں باجماعت پڑھتی ہیں۔ باجماعت نماز تہجد کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ روزانہ ایک گروپ کو بہشتی مقبرہ باری باری بھجوایا جاتا ہے مغرب کی نماز حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ خود پڑھاتی ہیں اور طالبات کو اپنی قیمتی نصائح سے مستفید فرماتی ہیں۔ قیامگاہ میں صفائی، آب رسانی کا انتظام انتہائی تسلی بخش ہے دن بھر متعدد ڈرم بھر کر ان میں برف ڈالی جاتی ہے۔ ۱۰ من برف روزانہ منگوائی جاتی ہے۔ طالبات کو فوری طبی امداد پہنچانے کے لئے ادویات کا کافی سٹاک موجود ہے اور مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی اس کے نگران اعلیٰ ہیں۔ روزانہ امۃ الحلیم صاحبہ سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال شام ۷ بجے سے ۸ بجے تک پوری قیامگاہ کا راؤنڈ لیتی ہیں اور بیمار طالبات کو ادویات دیتی ہیں اور جن کو ضروری سمجھتی ہیں ہسپتال آنے کا مشورہ دیتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب خود بھی کئی دفعہ قیامگاہ میں آکر بیمار طالبات کا معائنہ کر کے ادویات دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ عام سر درد، پیٹ درد اور بخار کی ادویات منتظمہ کے دفتر سے ہر وقت طالبات کو مہیا کی جاتی ہیں۔

طالبات کے سامان کی حفاظت کے لئے روزانہ صبح سات بجے کمروں کو تالے لگوا دیئے جاتے ہیں جن کو کلاس کے بعد نگران کمرہ ہی کھولتی ہے۔ اس کے علاوہ نقدی وغیرہ منتظمہ کے پاس جمع کروا دی جاتی ہے۔

روزانہ شام کو ۵½ بجے سے ۶½ بجے تک باقاعدہ اور منظم طریق سے سٹڈی کروائی جاتی ہے۔ ہر ۲۵ طالبات کے لئے ایک ٹیوٹر مقرر کی گئی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

معیار اول و دوم:۔

۱۔ رفیقہ زاہدہ بنت مکرم عبد الرحمن شاکر صاحب
۲۔ صفیہ عزیزہ بنت چوہدری عزیز احمد صاحب
۳۔ ریحانہ شاہین بنت عبد الغنی قریشی صاحب

معیار سوم:۔

۱۔ امۃ الباسط صاحبہ بنت شریف خالد صاحب
۲۔ فوزیہ شاہین بنت محمود احمد صاحب چیمہ
۳۔ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب گجرات
۴۔ تنویرہ قدسیہ بنت چوہدری قطب الدین صاحب
۵۔ رشیقہ سعدیہ صاحبہ اہلیہ نسیم احمد باجوہ مبلغ انگلینڈ۔
۶۔ امۃ الکریم نصرت بنت چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب
۷۔ امۃ النصیر صاحبہ

یہ سب بڑی محنت سے طالبات کو کورس کا مطالعہ کرواتی ہیں اور ان کی تمام مشکلات کا ازالہ کرتی ہیں۔

طالبات کو قرأت سکھانے کے لئے قاری محمد عاشق صاحب کی خدمات لی گئی ہیں وہ روزانہ ۶½ سے ۷½ بجے تک بڑی باقاعدگی سے آتے ہیں اور طالبات کو قرأت سکھاتے ہیں۔ لاہور اور کراچی کی دس طالبات قرأت سیکھ رہی ہیں۔

طالبات کو عزیزوں سے ملاقات کے لئے روزانہ شام ۶½ بجے سے ۷½ بجے تک وقت مقرر ہے۔ ۱۰۰ کے قریب ملاقات روزانہ ہوتی ہیں۔ سوائے اشد مجبوری کے طالبات کو ربوہ میں عزیزوں کے یہاں جانے کے لئے جمعرات کو شام ۶½ بجے کے بعد اجازت دی جاتی ہے طالبہ کا نام اور جگہ اور جن کے گھر جانا ہے ان کے مکمل ایڈریس کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور والدین کے اجازت نامے کو مدنظر رکھ کر باہر جانے کی اجازت دی جاتی ہے طالبات کی سہولت کے لئے کولڈ ڈرنکس کا سٹال موجود ہے جہاں ضرورت کی ہر چیز مل سکتی ہے۔ اس طرح بازاروں میں غیر ضروری چکر لگانے کا رجحان کافی کم ہو گیا ہے رات ۹ بجے گیٹ بند کر دیا جاتا ہے اور غیر متعلقہ اشخاص کو بھجوا دیا جاتا ہے۔ ۱۰ بجے قیامگاہ کا راؤنڈ لیا جاتا ہے۔

گیٹ سے باہر جانے والے ہر شخص کو منتظمہ سے ایک خصوصی اجازت نامہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس طرح منتظمہ کو ہر آنے والے کے متعلق علم ہو جاتا ہے کہ کون اندر آیا ہے اور مشکوک لوگوں کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ گیٹ پر نگران عملہ انصار اور خدام اپنے اپنے فرائض بڑی محنت سے ادا کرتے ہیں اور گرمی کی پرواہ کئے بغیر جذبۂ خدمت خلق کے تحت ہر وقت خدمت کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔ ان کے تعاون کی وجہ سے منتظمہ اور دیگر تمام عملہ کو بہت سہولت رہتی ہے۔

منتظمہ اور ان کا عملہ تمام امور کے انجام دینے میں ہر وقت کوشاں رہتا ہے اور ہر شعبہ کا کام انتہائی تسلی بخش ہے۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے ـــ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

عرصہ یکم مارچ تا ۱۵ر مارچ ۱۹۷۹ء میں مساجد فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم عطا فرمائی ہے، ان کے اسمائے گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

۱۔ مکرم محمد حنیف صاحب پنشنر دارالنصر غربی ربوہ	۱۰—۰۰
۲۔ " چوہدری مطیع اللہ صاحب سنت نگر لاہور	۱۰—۰۰
۳۔ " اعظم بیگ صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۵۰—۰۰
۴۔ " جاوید احمد صاحب " "	۲۰—۰۰
۵۔ محترمہ غلام زہرہ صاحبہ بھاٹی گیٹ لاہور	۶۳—۰۰
۶۔ مکرم نصیرالدین صاحب " "	۲۰—۰۰
۷۔ محترمہ بیگم صاحبہ میجر عزیز احمد صاحب مرحوم چھاؤنی جنوبی لاہور	۱۰—۰۰
۸۔ متفرق احباب لاہور شہر	۸۴—۱۶
۹۔ محترمہ شگفتہ اقبال صاحبہ سمندری ضلع فیصل آباد	۳۰—۰۰
۱۰۔ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد خان صاحب عارف دارالیمن ربوہ	۱۰—۰۰
۱۱۔ " عبدالرحمٰن صاحب دارالبرکات ربوہ	۱۵—۰۰
۱۲۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ حلقہ مسجد مبارک ربوہ	۲۰—۰۰
۱۳۔ " استانی جمیلہ بیگم صاحبہ جھنگ صدر	۱۰—۰۰
۱۴۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب جھنگ صدر	۱۰—۰۰
۱۵۔ محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد	۱۰—۰۰
۱۶۔ " انور بیگم صاحبہ مرحومہ C/O مکرم صفدر جنگ ہمایوں ربوہ	۱۰۰—۰۰
۱۷۔ " نویدہ بیگم صاحبہ سکھیکی ضلع گوجرانوالہ	۱۰—۰۰
۱۸۔ " آمنہ بی بی صاحبہ " علی پور	۵۰—۰۰
۱۹۔ " ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالغنی صاحب ڈیوڑھ ضلع شیخوپورہ	۵۰—۰۰
۲۰۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۵۰—۰۰
۲۱۔ " قریشی غلام رسول صاحب تمرگڑھی ضلع گوجرانوالہ	۱۵—۰۰
۲۲۔ " غلام حسین صاحب ڈیرہ غازی خان	۵۰—۰۰
۲۳۔ " میاں فیض محمد صاحب " "	۱۰—۰۰
۲۴۔ " میاں خیر محمد صاحب	۱۵—۰۰
۲۵۔ " میاں عبدالرحمٰن صاحب " "	۲—۰۰
۲۶۔ " محی الدین صاحب عباسی کراچی	۲۰—۰۰
۲۷۔ " عبدالرحیم صاحب یونس	۱۰—۰۰
۲۸۔ جماعت احمدیہ چک ۸۸ شمالی سرگودھا	۲۸—۰۰
۲۹۔ " سکھیکی ضلع گوجرانوالہ	۲۰—۰۰
۳۰۔ " اسلام آباد	۲۰—۰۰
۳۱۔ مکرم شیخ رفیق الدین صاحب اسلام آباد	۵۰—۰۰
۳۲۔ " شیخ خورشید احمد صاحب مسلم آباد گجرات	۲۰—۰۰
۳۳۔ " رشید محمد صاحب پشاور	۲۰—۰۰
۳۴۔ " لئیق احمد صاحب ابن چوہدری شریف احمد صاحب کھاریاں	۱۰—۰۰
۳۵۔ " راجہ منیر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۱۱—۰۰
۳۶۔ محترمہ مائی حاجن صاحبہ مرحومہ ع/ت محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ ربوہ	۲۰—۰۰
۳۷۔ جماعت احمدیہ مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ	۱۰۰—۰۰
۳۸۔ مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب گول بازار ربوہ	۱۰—۰۰
۳۹۔ محترمہ سلطانہ عزیز صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالعزیز صاحب گولبازار ربوہ	۱۰—۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ بہاولپور کا
جلسہ یوم والدین

۲۰ر اپریل ۱۹۷۹ء کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم مولوی غلام احمد صاحب ارشد جلسہ یوم والدین منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم خالد نعیم صاحب نے فرمائی۔ اس کے بعد نظم مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر مربی سلسلہ نے بڑی ہی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور نے تربیتِ اولاد پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد مکرم خالد محمود صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی اور پھر مکرم پروفیسر انفضال احمد صاحب منیر ناظم اطفال الاحمدیہ بہاولپور نے تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں والدین کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم غلام احمد صاحب ارشد نے خطاب فرمایا۔ جس کے بعد اجتماعی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں انصار، خدام، اطفال کے علاوہ لجنہ نے بھی بھاری تعداد میں شرکت کی۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج مرتب فرمائے

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

اعلان دارالقضاء

مکرم ملک برکت اللہ صاحب ایڈووکیٹ کمرہ ۱۳۹ ضلع کچہری ساہیوال نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مکرمہ حکمت سلطانہ صاحبہ وفات پا چکی ہیں قطعہ ۶/۱۲ واقع محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ دو کنال مشترکہ طور پر شیخ غفور احمد صاحب، کلثوم بیگم صاحبہ اور میری اہلیہ کے نام الاٹ ہے۔ میری اہلیہ کا حصہ دس مرلہ کا ہے۔ میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ میں سے میری اہلیہ کا حصہ زمین نعیم اللہ صاحب پسر مرحومہ کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے

۱) حکیم دین محمد صاحب والد مرحومہ موصی ۴۷۰۹ - ۲) ظفر اللہ ملک صاحب پسر مرحومہ - ۳) امۃ الحفیظ بشریٰ صاحبہ موصیہ ۱۸۰۷۵ - ۴) نفیسہ متین صاحبہ موصیہ ۱۹۶۰۶ دختران مرحومہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۶/۱۲ واقع محلہ دارالیمن میں سے میری اہلیہ کا حصہ زمین نعیم اللہ خان صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

مرکز کی طرف سے مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ ہر سال کرایا جاتا ہے۔ امسال مقابلہ کے لئے عنوان ہے۔ "صلح حدیبیہ"

امسال بھی انعامی مقابلہ کی رقم پہلے سے بڑھا کر اوّل۔ دوم اور سوئم کے لئے بالترتیب ۷۰۰، ۵۰۰، ۳۰۰ روپے کر دی گئی ہے۔

مقالہ آٹھ ہزار سے دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اور مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ر جولائی ہے۔ وقت بہت کم ہے۔ جلدی کیجئے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قیوم اکیڈمی (پبلیکیشنز) ربوہ
تا اطلاع ثانی خاکسار کا ذاتی و کاروباری ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہوگا۔
قیوم شاہد ایم اے ۲۸۹-۲/۲۶ حمید منزل ڈرگ روڈ بازار کراچی ۸

مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کے اجتماعات ۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر کو ہو رہے ہیں انشاء اللہ العزیز ان کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اَلْاَخْبَارُ وَالْآرَاءُ

(بقیہ صفحہ ۲)

مردوں کے طعنوں سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آوا کا آوا ہی بھونڈا ہے۔ مرد ہوں یا عورتیں دونوں کو اپنی اپنی جگہ اپنے مُنہ میاں مٹھو بننے کی بجائے خدا کی نگاہ میں مسلمان بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مراد یہ کہ عیسائیوں اور یہودیوں کی نقل میں ان کے فیشن اپناتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداؤد کتاب اللباس) یعنی جو مسلمان کہلانے والا کسی قوم کی نقالی کرے اور اُس کی چال ڈھال رکھے وہ انہیں میں سے شمار ہوگا۔

اخلاقی اور معاشرتی اقدار کی موت

مشہور ڈرامہ نویس آغا بابر کی اہلیہ محترمہ سکندرہ بابر کا ایک انٹرویو روزنامہ "نوائے وقت" بابت ۱۷ جولائی ۱۹۷۹ء کے میگزین سیکشن میں شائع ہوا ہے اُس میں آپ آجکل کے اور ماضی کے معاشرتی رویوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:۔

"میں آج جب موجودہ معاشرتی رویوں اور اقدار کا موازنہ تیس پینتیس سال پہلے کے معاشرتی رویوں اور اقدار سے کرتی ہوں تو کانپ کانپ جاتی ہوں کہ وہ **اخلاقی و معاشرتی اقدار دم توڑ چکی ہیں جو کبھی ایک مشرقی معاشرہ کے تئیں باعثِ افتخار تھیں**۔ اور وہ رویے اب خواب بن چکے ہیں کہ گاؤں یا محلے کے کسی ایک فرد کی بیٹی کو پورے گاؤں محلے کی بیٹی سمجھا جاتا تھا اور اس میں امیر غریب، خان غیر خان، مسلمان اور غیر مسلمان کی کوئی تمیز نہیں تھی۔ آج احترام و تقدس کا وہ سارا احساس ایک خواب سا لگتا ہے جو کبھی اِس معاشرہ میں مرد و عورت کے رشتوں کے بارہ میں موجود تھا۔ نئی نسل اس قدر آزاد و بے راہ ہو رہی ہے کہ اس کے لئے حیاء، عصمت اور تقدس بے معنی الفاظ ہو کر رہ گئے ہیں۔"

اُونچی سوسائٹی میں مخلوط مجلسوں کے بڑھتے ہوئے رواج اور اُس کے تباہ کُن اثرات پر بڑے دُکھ کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اِن مخلوط محفلوں کے نتیجہ میں ان گھروں کا عائلی تقدس اور گھریلو سکون چھن چکا ہے اور نت نئی بک بک جھک جھک اور طلاق کے واقعات روز مرّہ ہیں۔ بیوی خاوند کے استفسار پر بڑے دھڑلے سے کہے گی — "میں اُس سے محبت تو نہیں کرتی البتہ پسند ضرور کرتی ہوں" — اور پھر یہی پسند خاندان کی رسوائی کا باعث بن جاتی ہے۔ اِس طبقہ کی "تہذیب" کے اثرات ہمارے معاشرہ میں تیزی سے مرتّب ہو رہے ہیں اور اب یہاں پر بھی لڑکیاں "DATING" کرنے لگی ہیں۔ کردار مسخ ہو گئے ہیں۔ احترام و تقدس سے عاری یہ معاشرہ ہر اچھی قدر کو کھو رہا ہے اور اخلاقی انحطاط نے ہر طرف افراتفری اور خودغرضی کا سماں پیدا کر رکھا ہے ... مادر پدر آزادی تباہی کا دوسرا نام ہے ... طالبات کا گھر سے سکول تک اکیلے جانا ممکن نہیں رہا .... اور ہاں اب تو ماں چھوٹے بچوں کو بھی نوکر کے ساتھ سکول نہیں بھیج سکتی۔ ہمارا اخلاقی انحطاط ان حدود کو چھو رہا ہے۔"

(نوائے وقت — میگزین سیکشن — ۱۷ جولائی ۱۹۷۹ء صہ۲)

اخلاقی اور معاشرتی اقدار کی اِس موت پر ہم اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے سوا اَور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن لوگوں کی آنکھیں کھولے اور ماضی کی ان نافرمان قوموں کے عبرتناک انجام سے سبق حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے مامور مبعوث فرمائے پر انہوں نے انکی ایک نہ مانی اور اپنی من مانی کرتی رہیں۔ اور بالآخر عبرتناک انجام سے دوچار ہوئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرانہ اور عید فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک عنقریب شروع ہو رہا ہے احباب اِن ایّام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ خیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتّٰی کہ ہر نوزائیدہ بچّہ پر بھی واجب ہے اس کی شرح ایک صاع غلّہ یعنی تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت میں ۳/۵۰ (ساڑھے تین روپے) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے عدمِ استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصّہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اِس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصّہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصّہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضاء کے حصول اور بے انتہاء ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ½ حصّہ دفتر خزانہ میں جمع کروائیں باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

رسالہ تحریکِ جدید

ماہنامہ تحریکِ جدید ماہ جولائی ۱۹۷۹ء حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے امید ہے قارئین کرام کو مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملا ہو تو اطلاع کر دیں تا دوبارہ بھجوا دیا جائے۔

جن احباب کے ذمّہ رسالہ کا چندہ واجب الادا ہے وہ اپنا بقایا جلد از جلد ادا فرما دیں۔ نیز احباب پرچہ کا چندہ ختم ہونے پر دوسرے چندوں کے ساتھ مقامی جماعت میں ادائیگی کر دیا کریں اور سیکرٹری صاحب مال ماہنامہ تحریکِ جدید کے چندہ کی تفصیل دفتر ہذا میں بھجوا دیا کریں۔

(مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱۔ مکرم ظفر احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب باجوہ چک 157/F شدید بیمار ہیں اور پیٹ کے میجر آپریشن کے لئے انہیں لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی قدرتِ کاملہ سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین (نذیر احمد خادم قائد ضلع بہاولنگر چک 187/7-R ضلع بہاولنگر)

۲۔ مکرم مرزا البشارت احمد صاحب راولپنڈی درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔

۳۔ مکرم سلطان محمد خان صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں۔

احبابِ جماعت ان دونوں کی صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری بہاولپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام و اطفال کی توجہ کے لئے!

برادران!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع بڑی برکتوں کا حامل اور اصلاحِ نفس کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس میں شمولیت اَن گنت فیوض کے حصول کا موجب بنتی ہے۔

مرکزِ سلسلہ میں رہ کر تین دن ایک پاکیزہ ماحول میں گزارنا ایک ایسی سعادت ہے جو کئی قسم کی روحانی کمزوریاں دُور کرنے اور نیکیاں اختیار کرنے کا موجب بنتی ہے۔

قرآن و حدیث کے درس، بزرگانِ سلسلہ کی تقاریر ہوتی ہیں۔ سب سے بڑھ کر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاداتِ عالیہ سے مستفیض ہونے کی سعادت ملتی ہے۔

امسال ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:-

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء)

"یہ اجتماع نفس کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور بہترین سبق ہے۔ اس لئے احمدی نوجوانوں کو اس طرف پوری توجہ دینی چاہیئے۔"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور مرکز کی طرف سے کی گئی تحریکات پر لبیک کہنے کی توفیق عطا کرے اور حضور کے اِن ارشادات کے مطابق سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر میں آپ تشریف لائیں۔

قائدین مجالس اور قائدین اضلاع سے بھی گزارش ہے کہ وہ ابھی سے خدام اور اطفال میں تحریک کریں کہ وہ اِس بابرکت اجتماع میں شریک ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ والسلام

خاکسار۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

فدیۂ رمضان اور نظارت خدمتِ درویشان

تقویم کے لحاظ سے امسال رمضان المبارک ۲۶ جولائی ۱۹۷۹ء کو شروع ہو رہا ہے خداوند تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد و زن کے لئے اس بابرکت مہینہ کے روزے رکھنا فرض قرار دیا ہے۔

بہت ہی خوش نصیب ہیں وہ اصحاب جو اس مبارک مہینہ کو ایسی حالت میں پائیں کہ وہ تندرست ہوں اور روزے رکھ کر اپنے گناہوں کی بخشش اپنے ربّ کریم سے چاہیں۔ البتہ ایسے افراد جو اِن ایّام میں مریض یا سفر پر ہوں اور وہ بدیں وجہ روزہ نہ رکھ سکیں تو وہ ان روزوں کی گنتی کو دوسرے ایّام میں پوری کرلیں۔ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں کشائشِ رزق سے بھی نوازا ہوا ہے تو وہ اِن ایّام میں بطور فدیۂ رمضان ایک مسکین کو کھانا بھی کھلاتے رہیں۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے حضور مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو فدیۂ رمضان (ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر) بصورت نقدی نظارت خدمتِ درویشاں کے توسط سے مساکین کو دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمتِ درویشان ربوہ کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ نظارت اپنے انتظام کے تحت یہ رقم مستحقین میں تقسیم کرسکے۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

چندہ مہمان خانہ مستورات

یکم تا ۱۶ جولائی مہمان خانہ مستورات کی آمد صرف تین ہزار آٹھ سو ساٹھ روپے پچھتر پیسے ہوئی ہے۔ اس رقم کو ملا کر اس وقت تک کل آمد ۳،۴۲،۲۰۷-۶۴ روپے ہوچکی ہے جبکہ موجودہ عمارت پر کل خرچ ۴،۳۶،۵۶۸-۵۹ روپے ہوچکا ہے اور ابھی بہت سے کام ہونے باقی ہیں۔ گویا جو کچھ کام اب تک ہوا ہے اس کا بھی قریباً پچھتر ہزار روپے لجنہ کے ذمہ ادائیگی کرنا باقی ہے۔ تمام لجنات اس چندہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جن بہنوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا وہ اس میں شامل ہوکر ثواب حاصل کریں۔ ۳۰۰ روپے یا اس سے زائد دینے والی بہنوں کے نام بطور دعا و یادگار کندہ کروائے جارہے ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے بائیسویں سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"وقفِ جدید اچھا کام کر رہی ہے لیکن اس کے کام میں بھی حُسن پیدا ہونا چاہیئے اور جماعت کو کام کرنے والوں کی تعداد بڑھانی چاہیئے۔ اور کام کرنے کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے وہ مہیا ہونا چاہیئے۔"

سیکرٹریانِ وقفِ جدید براہِ مہربانی توجہ فرمائیں اور نئے سال کا بجٹ جلد از جلد تیار کرکے بھجوا دیں۔ نیز ساتھ ساتھ وصولی بھی جاری رہنی چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

عزیزہ رخسانہ روحی ہاشمی (ایم۔اے، بی ایڈ) بنت الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی سکنہ کراچی کا نکاح عزیزم صبغت اللہ صاحب (ایم۔اے، ایم ایڈ) خلف الرشید رحمت اللہ صاحب اروپہ ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ دس ہزار (۱۰،۰۰۰/-) روپے حق مہر کے عوض قرار پایا۔ یہ نکاح محترم ملک محمد اکرم صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۲۴-۶-۷۹ کو بعد نماز مغرب احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔

عزیزہ رخسانہ روحی ہاشمی مکرم محمد عظیم صاحب ہاشمی (مرحوم و مغفورؓ) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوتی ہیں۔

بزرگانِ دین اور احبابِ جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجبِ برکت و رحمت بنا دے۔ دونوں خاندانوں میں تعلقاتِ الفت و محبت استوار کرے نیز دین و دنیا کے ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین

(محمد علی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ۔ کراچی)

درخواستِ دعا

مکرم ٹھیکیدار چراغ الدین صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ عرصہ سے بعارضہ فالج صاحبِ فراش ہیں۔ احباب کرام ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

اولادِ نرینہ سے
محروم گھر ہم سے رابطہ پیدا کریں!
فضلِ عمرؓ دواخانہ گولبازار ربوہ

دفتر سے خط و کتابت

کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولئے تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۴